سالانہ قیمت ۸ؔ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم۔ اے ایڈیٹر
امیتو منزل (وارث روڈ) لاہور
پادری غلام مسیح اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب
ایم۔ اے (ایمپرس روڈ۔ لاہور) مینیجر

جملہ خط و کتابت اور ترسیل زر
بنام مینیجر صاحب ہونا چاہیے
اور تمام مضامین و اشتہارات
وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹر
ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۵۰ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۷۔ مارچ ۱۹۲۲ء | نمبر ۱۱

جذبۂ دل

از قلم نصیر کرنال

جذبۂ عشق کرے گر دلِ سوزاں پیدا ۔۔۔ شررِ آہ سے ہو مہرِ درخشاں پیدا
گر تمنا ہے کہ اقلیمِ جہاں ہو تسخیر ۔۔۔ چاہیئے جذبہ کرے قلب میں انساں پیدا
جبتلک عشق نہ صادق ہو نہیں ہے ممکن ۔۔۔ دلِ عشاق میں ہو جذبہ کا ساماں پیدا
عشقِ صادق کا اثر پوچھ خلیل اللہ سے ۔۔۔ کر دیا صدق نے آتش میں گلستاں پیدا
مطلبِ جذبۂ دل فائدۂ صدق نصیر ۔۔۔ مطلعِ حضرتِ آتش سے ہے آساں پیدا

مطلعِ آتش

دل کے آئینہ میں کر جوہرِ پنہاں پیدا ۔۔۔ در و دیوار سے ہو صورتِ جاناں پیدا

غزل

از قلم نصیر۔ کرنال

انسان اسکو جانیے جسمیں کہ شر نہیں ۔۔۔ جو متصفِ بہ شر ہو وہ ہرگز بشر نہیں
ہر دم ہوس ہے وسعتِ سامانِ عیش کی ۔۔۔ کچھ فکرِ جمع کردنِ زادِ سفر نہیں
جاؤں کدھر میں گوشۂ عزلت کو چھوڑ کر ۔۔۔ جو عافیت یہاں ہے، سو بیرونِ در نہیں
مستی کی کیفیت نہیں رکھتے کلام میں ۔۔۔ جو خم کشانِ بادۂ خونِ جگر نہیں
دستِ کرم ہمیشہ نصیر اس کے سر پہ رکھ ۔۔۔ ماں باپ جس یتیم کے بالائے سر نہیں

بلفاسٹ میں گولی چلنے سے چار آدمی ہلاک ہوئے۔ فوجی سپاہیوں کی ایک پارٹی پر ایک بم پھینکا جس سے دو سپاہی مجروح ہوئے ایک دوسرے سبب سے ایک گھر کا نقصان ہوا

استفسار

جناب اڈیٹر صاحب نورافشاں سلام علیکم

امید ہے کہ آپ حسب ذیل سطور کو اپنے اخبار گوہربار کے کسی کالم میں درج فرما کر سوالات کے جواب میں پرفہم و قابل اعتقاد مضمون سے میرے دل و دماغ کو عیسائیت کی طرف مائل کرینگے۔

سنیئے۔ مجھے خاندان قریش سے ایک شریف و سعید الفطرت مسلم ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اسوقت میری عمر تقریباً ۲۴ برس کی ہوگی۔ ماشاءاللہ میں برسر روزگار و شادی شدہ ہوں۔ مجھے کسی اور شے کی اب ضرورت نہیں ہے۔ مگر دنیا میں رہتے ہوئے مجھے ضرورت محسوس ہورہی ہے تو وہ ضرورت ایک ایسے مذہب کی تلاش ہے جس میں رہتے ہوئے روز حشر میں میری نجات ہوجائے۔ مجھے عیسائی بھائیوں کی سوسائٹی میں اکثر بنارس و گورکھپور ایسے مقامات میں رہنے کا اتفاق ہوا ہے۔ اکثر مواقعات پر تثلیث کی نسبت آپس میں بطریق دوستانہ گفتگو بھی ہوتی رہی لیکن مسئلہ تثلیث کا کسی عیسائی دوست نے تسلی بخش جواب نہیں دیا۔ اب میں آپ کو تکلیف دینے پر مجبور ہوا ہوں۔ وثوق کامل ہے کہ آپ مجھے معاف فرمائینگے۔ سوال یہ ہے کہ اگر میں عیسائیت قبول کروں تو میری نجات کیونکر ہوسکتی ہے جبکہ اس مذہب میں رہتے ہوئے بجائے ایک خدا کے تین خداؤں کی پرستش کرنا پڑیگا۔ حل طلب مسئلہ تثلیث میرے لئے بہت ضروری ہے۔ اس مسئلہ کو کسی پادری صاحب سے حل کراکر میرے شکوک مذکورہ بالا کو رفع فرما کر میرے دل و دماغ کو نور عیسائیت سے منور فرمائیے۔ رہین منت ہونگا۔ میری طرف سے جو تساہل عیسائیت کے قبول کرنے کو پیشقدمی سے باز رکھتی ہے۔ وہ محض مسئلہ تثلیت ہے۔

فقط والسلام۔

احقر۔ محمد تقی قریشی کلرک میواڑ بھیل کور (راجپوتانہ)

سائل صاحب نے تین خداؤں کی پرستش کا عقیدہ خود ہی پیش کیا ہے۔ یہ آپ کی خود پیدا کردہ مشکل ہے۔ مسیحی تین خداؤں کے معتقد نہیں ہیں وہ ایک ہی زندہ خدا کے پرستار ہیں اور تثلیث کو دائرہ توحید کے اندر مانتے ہیں + ایڈیٹر۔

فقیر کی صدا

ذیل کا مضمون مس کلیلنڈ صاحبہ امریکن مشنری لیڈی ساکن سرگودھا کا لکھا ہوا ہے۔ جسے ہم بڑی خوشی اور فخر سے درج کرتے ہیں۔ نورافشاں کے کالم ہر ایک کے واسطے کھلے ہیں۔ خوشی ہم کو اس بات کی ہے۔ کہ مشنری صاحبان اب نورافشاں سے دلچسپی لیتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ دوسرے مشنری صاحبان بھی اس ناچیز خدمتگار کو اپنی یاد میں رکھینگے اور اگر وہ مہربانی سے اپنے مبارک خیالات سے کبھی ہم کو گاہے ماہے یاد کرتے رہیں تو ہم مشکور ہونگے۔ ہم مس صاحبہ کے شکرگذار ہیں۔ ایڈیٹر۔

مس کلیلنڈ نے یہ مضمون لکھ کر میرے پاس بھیجا کہ میں اس کو درست کرکے نورافشاں میں بھیجدوں یہ انہی کا مضمون ہے۔ میں نے بعض جگہ لفظوں کا ہیر پھیر کردیا ہے۔ لیکن تحریر انہی کی ہے جس کو میں نے نقل کردیا ہے۔ (نامہ نگار)

ایک روز کا ذکر ہے کہ شہر لندن کے بڑے بازار سے دو شریف آدمی گذر رہے تھے کہ سامنے سے ایک فقیر نے صدا دی:—

بھلا ہو۔ ایک پیسہ دیتا جا۔ جس کے چہرے سے آسمان نظر آتا ہے۔

عجیب صدا تھی۔ لیکن بات پتہ کی تھی۔ آسمانی چہرہ میں اور زمینی چہرہ میں آسمان زمین کا فرق ہے۔ ہمارے خداوند نے فرمایا کہ میں اوپر سے ہوں تم نیچے سے ہو ہم دیکھتے ہیں کہ ملک کی آب و ہوا کا اثر کس قدر انسانی چہروں پر ہے۔ ہم ایک شخص کو جسے کبھی نہ دیکھا ہو دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ یہ فلاں ملک کا ہے۔ حبشی۔ انگریز۔ بھوٹانی۔ جاپانی۔ ہندوستانی۔ غرضیکہ ہر ایک اپنے چہرے سے پہچانا جاتا ہے۔ ہم مسیحی ساکنین آسمان ہیں۔ کیا ہمارے چہرے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ ہم آسمانی ہیں۔ کلیسیا میں کیا آجکل وہی پرانی محبت۔ وہی دلچسپی خدمات مسیحی شوق دعا اور سفارشی دعا کی سرگرمی۔ روحوں کے بچاؤ کی آگ جاتی ہے۔ کیا کلیسیا کی حالت سے ایماندار شاداں ہیں۔ کیا ہماری سیری ہے۔ کیا اکثر دفعہ ایسا نہیں معلوم ہوتا کہ بجائے روٹی کے چھلکے کھا رہے ہیں۔ کیا ملاکی نبی کی نبوت کا ہمارے درمیان کبھی تذکرہ ہوتا ہے (ملاکی ۳: ۱۶) اُن لوگوں نے جو خداوند سے ڈرتے تھے۔ آپس میں گفتگو کی۔ کیا ہم بھی جب کبھی آپس میں اکٹھے ہوتے ہیں تو خدا کے کلام یا خدا کی بادشاہی کا تذکرہ کرتے اور دعا مانگتے ہیں۔ یا اِدھر اُدھر گپیں ہانک چلتے پھرتے نظر آتے ہیں۔ دعا کی میٹنگ کو ہم کیسا محسوس کرتے ہیں۔ یہ موقع ہمارے واسطے وقتداری کا یا خوشی کا باعث ہوتا ہے۔ اور ہم اس وقت کو آسمانی ہونے کی وجہ سے آسمانی وقت سمجھتے ہیں۔

میں کسی پر الزام نہیں لگاتی۔ میں تو وہ حال بیان کرتی ہوں جو میں اپنے آپ میں دیکھتی ہوں یہ حال مرگی کی بیماری کی قسم کا ہے۔ جس کا دور

نورافشان

مطبوعہ ۔ ۱۷ ۔ اپریل ۱۹۲۲ء

قومی تحریک

ہم ذیل میں پادری پریم چند صاحب کا مضمون ناظرین نورافشان کی ضیافت طبع کے لئے اڈیٹوریل کالموں میں درج کرتے ہیں ۔ پادری صاحب نے جس خوبی سے مضمون کو تحریر فرمایا ہے وہ آپ کا ہی حق ہے ۔ اڈیٹر ۔

تمام زمانہ میں اور خاصکر ہندوستان میں عجیب تبدیلی ہورہی ہے ۔ ملکی خدمت کے واسطے بھارت ماتا کے پوت اپنے اپنے خیال کے بموجب دولت کو قربان کررہے ہیں بڑے بڑے دولتمند اور آرام طلب شخص نمبر ۲۶ کی مہین اور نازک ململ کو بالائے طاق رکھ کر کھدر پہن رہے ہیں ۔ یہاں تک کہ بعض گاؤں کی عورتوں نے پردیسی کپڑا نہ استعمال کرنے کے بارے میں ایسا ایکا کرلیا ہے کہ پھیری والے جو خوبصورت پردیسی کپڑا دیہات میں فروخت کرتے تھے اب لاچار ہوگئے ہیں اور گاؤں کی طرف رُخ نہیں کرتے ۔ یہ عورتوں کی عجیب خود انکاری کا نمونہ ہے ۔ بڑے بزرگ اور عزت دار شخص شرابیوں کے پیروں پڑجاتے ہیں اور نہایت عاجزی سے درخواست کرتے ہیں کہ شراب خانہ خراب کو ترک کرو ۔ ذات پات کے نہایت مضبوط بندھنوں کو جن کو راجہ رام موہن رائے جیسے شخص بھی نہ توڑ سکے ۔ اب جس طرح سمندر کا طوفان تمام مزاحمتوں کو خس وخاشاک کی طرح بہائے جاتا ہے اسی طرح قومی تحریک کی تیز چھری ان جکڑبندوں کو کاٹ رہی ہے ہندوستانی مسیحی کہاں تک خود انکاری کررہے ہیں؟ اپنی اور خاصکر اپنے غریب بھائیوں کی حالت کو درست کرنے اور ترقی دینے میں کیا کوشش ہو رہی ہے؟ صنعت اور حرفت وغیرہ وغیرہ کے کس قدر کامیاب مدرسے ہیں؟

سب سے بڑی قومی خدمت یہ ہے کہ ہم بشارت کے کام کو اور مسیحی جماعت میں روحانی بیداری کو ترقی دیں اس مبارک اور افضل کام کے واسطے ہماری جماعت میں سے کس قدر شخص خودی کا انکار کرنے کو تیار ہیں؟ ۱۶ برس کا عرصہ ہوا کہ قومی تحریک کے مطابق تمام ہندوستان کی قومی انجمن بشارت یعنی نیشنل مشنری سوسائٹی قائم ہوئی تھی ۔ دیسیوں اور پردیسیوں کا خیال تھا کہ بس وہ ہونہار نوجوان جو کسی خاص وجہ سے پردیسی مشنری سوسائٹیوں میں مسیحی خدمت کے واسطے اپنی زندگی کو وقف نہیں کرسکے ۔ اس قومی سوسائٹی میں تو ضرور ہی آگرینگے ۔ کامیابی تو ہوئی بہت ترقی ہوئی لیکن امید سے کم مرد میدان بنے ۔ اس دیسی مشنری سوسائٹی کی بنیاد دیسی مسیحی خود ہیں ۔ ہماری جماعت میں جس قدر روحانی جوش خود انکاری اور محبت کی طبیعت ہوگی اُس ہی درجے تک یہ دیسی مشنری سوسائٹی ترقی کریگی ۔ پس بجائے نقطہ چینی کرنے کے کچھ خود کرنا چاہیئے تاکہ ترقی ہو ۔

نیشنل مشنری سوسائٹی کے روشن پہلو پر ذرا آنکھ کھولکر غور کریں تو ہمارے دل شکرگزاری سے بھرجاتے ہیں ۔ خدا نے وہ برکتیں جن کے ہم لائق نہیں تھے ہم کو نہایت سے دی ہیں ۔

مسیحی جماعت میں ہر رنگ کے شخص ہیں بعض مسیحی خدمتگار جان توڑ کر لڑرہے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو کہ نہ لینے میں ہیں نہ دینے میں ؎

چار دن کی زندگی ہے کوفت سے کیا فائدہ
کھا ڈبل روٹی کلرکی کر خوشی سے پھول جا

بعض کو اگر مذہبی خدمت کرنے کا خیال آتا ہے تو فوراً فکر پڑجاتی ہے ۔ کہ اس قدر تنخواہ میں گذارہ نہیں ہوگا ۔ بنگلہ ہوادار چاہئے وغیرہ وغیرہ ۔ لیکن ناچنا تو گھونگٹ کیسا ۔

بعض نے مغربی تعلیم اور کتابوں سے روحانی اور دماغی خوراک حاصل کی اور بعض نے مغرب سے یہ سیکھا ؎

عقل سپرد ماسٹر مال سپرد آنجناب
جان سپرد ڈاکٹر روح سپرد ڈاروِن

اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا کی بڑائی اُس کی ساری قدرت کررہی ہے اور ہر ایک سچا مسیحی خواہ کلارک ہو یا لوہار ایک چراغ کی مانند ہے ۔ اور اپنی روشنی سے تاریکی کو فنا کررہا ہے ۔ لیکن ایسے مسیحیوں کی بھی بہت ضرورت ہے جو روحانی جنگ میں سب سے اگلی قطار میں کھڑے ہوں ۔ یعنی اپنی زندگی کو صرف اسی خدمت کے واسطے وقف کردیں ۔

مسیحی خدمت کے کام کو پورا کرنے کے واسطے بہتر طریقہ فقیری ہے ۔ محض جٹا دھاری یا مُنڈ مُنڈے یا کفنی اور لنگوٹی باز کو فقیر نہیں کہتے ۔ یہ تو بعض کے واسطے محض ٹریڈمارک کا کام دیتے ہیں ۔ جو شخص دوسروں کے فائدے کے واسطے دنیا کی نکمی دھوم دھام اور اُس کے آرام کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے اور دوسروں کے فائدے کے واسطے ہر ایک بات کو ترک کرنے کے لئے

بالکل تیار ہے وہ شخص فقیر ہو گیا۔ کوئی نیک خدمت خود انکاری کے بغیر نہیں ہو سکتی اور خاصکر مسیحی خدمت میں خودی کا انکار کرنا لازمی امر ہے ہمارا ملک تو تمام دنیا میں فقیری کے واسطے مشہور ہے۔ زمانہ گذشتہ میں راجاؤں نے راج چھوڑے گھر بار اور اس کا آرام چھوڑا اور فقیر ہو گئے۔ ساکی منی یعنی بدھ راج چھوڑ کر فقیر ہو گیا تھا اور اُس کے مذہب کی اشاعت ایشیا کے بہت سے ملکوں میں فقیرانہ طور سے ہوئی۔ جس زمانہ میں ریل نہ تار نہ ڈاکخانہ وغیرہ تھے اس وقت اس کے مشنریوں نے تبت کے بلند پہاڑوں سے لنکا تک سفر کیا۔ نہایت جفاکش راہب تھے۔

آجکل ملکی فائدے کے واسطے غیر مسیحی بڑی خود انکاریاں کر رہے ہیں۔ ہمارے خداوند کی تعلیم کی بنیاد محبت اور خود انکاری ہے۔ اور رسولوں نے بھی اسی اصول پر خدمت کی۔ ہمارے مُلک کی سیرت بھی زمانہ قدیم سے ایسی ہی چلی آرہی ہے کہ فقیرانہ طریقے کو افضل خیال کرتے ہیں تو پھر کیا سبب ہے کہ ہم دیسی مسیحیوں میں یہ طبیعت کم پائی جاتی ہے؟ ہماری طبیعت دوکانداروں اور بیوپاریوں کی مانند ہو چلی ہے۔ روحانی کام کو چلانے کے واسطے روپے پیسے اور انتظام پر حد سے زیادہ بھروسہ کیا جاتا ہے عقل اور روپیہ بہت عمدہ چیزیں ہیں۔ اگر انسان چاہے تو ان کے ذریعہ بہت نیک کام کر سکتا ہے لیکن ان باتوں پر اگر خدا سے زیادہ بھروسہ کیا جائے تو روحانی کام میں بجائے ترقی کے رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ پطرس جب خداوند مسیح کی اجازت سے پانی پر چل رہا تھا تو اپنی ٹانگوں ہی سے چل رہا تھا۔ لیکن اس کا بھروسہ خداوند پر تھا اسی واسطے وہ نہیں ڈوبتا تھا۔ لیکن جب وہ لہروں سے ڈر کر اپنی طاقت پر بھروسہ کرنے لگا۔ اور خداوند پر بھروسہ کم ہو گیا تو ڈوبنے لگا۔ لیکن پھر جب عقل نے جواب دے دیا تو خداوند پر بھروسہ کیا اور اُس کو پکارا اور بچایا گیا۔ اسی طرح دنیا میں جب خطروں۔ تکلیفوں اور تنگ دستی وغیرہ کی لہروں کو ہم اپنے چوگرد بلند اُٹھتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ہمارے سامنے یہ آزمائش نہایت زور سے آتی ہے کہ ہم اپنی عقل اور دوسروں کی عقلوں پر خدا کی نسبت زیادہ بھروسہ کریں۔ اس واسطے کمیٹیوں اور اُن کی بحث پر حد سے زیادہ زور دیا جاتا ہے اور روپیہ پر بھی اسی طرح پورا بھروسہ کیا جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ گھبراہٹ۔ کڑکڑاہٹ اور نقطہ چینی کرنا ہوتا ہے۔

اگر پورا اور کامل بھروسہ خداوند پر رکھیں تو ان لہروں کے درمیان بھی دل میں حقیقی شانتی جو ساری سمجھ سے باہر ہے قائم رہتی ہے اور خداوند بہت برکت دیتا ہے۔

"تم پہلے اُس کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی کی تلاش کرو تو یہ سب چیزیں بھی تمہیں مل جائینگی۔ متی ۶: ۳۳"

پریم چندر۔ بنیشنل مشنری سوسائٹی۔ منٹگمری۔

گورنمنٹ پنجاب کا اعلان

اکالیوں کے خلاف الزامات

سکھوں سے خاص پریم کا اظہار

گزشتہ چند ماہ سے کچھ اشخاص کے جتھے جو کہ اپنے آپ کو اکالی کہتے ہیں وسطی پنجاب میں جگہ بجگہ امن عامہ میں خلل اندازی کر رہے ہیں۔ بعض اوقات یہ لوگ ملٹری طرز پر ترتیب وار دستوں کی شکل میں گھومتے ہیں اور اُن کے ہاتھوں میں ہتھیار ہوتے ہیں۔ جو کہ اکثر ننگے ہوتے ہیں۔ ایسے واقعات ہوئے ہیں جبکہ اُنہوں نے تلواریں کھینچ کر مسافروں کو ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی ہے۔ ان میں سے کئی بھاری گروہوں میں ریلوے گاڑیوں میں گھس گئے ہیں اور بلا ٹکٹ سفر کرتے پکڑے گئے ہیں۔ ان میں سے کئی اشخاص نے مقامی افسروں کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کی ہے اور فوجی سپاہی جو کہ رخصت پر گھر آئے ہیں اُن کو فوج کی ملازمت ترک کر دینے کے لئے خوفزدہ کر کے اُکسانے کی کوشش کی ہے۔ بعض مقدمہ کی سماعت کرنے والے مجسٹریٹوں کے کام میں خواہ مخواہ مداخلت کرتے دیکھے گئے ہیں۔ ان میں سے کئی اشخاص نے نہایت مغویانہ۔ تشدد آمیز اور انقلاب پسندانہ تقاریر کی ہیں۔ جن میں اُنہوں نے اپنے آپ کو پنجاب کے راج کا دعویدار ظاہر کیا ہے اور یہ بھی اعلان کیا ہے کہ اب موجودہ قانون اور راج کی بیخکنی کرنے کے لئے اوپر کے احکام کی انتظار ہے۔

گورنمنٹ نے بعض ایسے مجرموں کو گرفتار کر کے اُن کی نقل و حرکت کی روک تھام کے لئے قدم اُٹھا لیا ہے۔ اب گورنمنٹ کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ اس سلسلہ گرفتاری کو جاری رکھے۔ اور جب تک پبلک کو اس طرح خوفزدہ کیا جاتا ہے اور قانون کی لاپرواہی کی جاتی ہے تب تک اس سے بھی زیادہ سختی سے اُن کی کارروائیوں کا ایکشن لیتی رہے۔ جہاں اس قسم کی پولیٹیکل سرگرمیوں کو کچلنے کے لئے بڑی مضبوطی سے تلی ہوئی ہے وہاں گورنمنٹ تمام قانون کی متابعت کرنے والے سکھوں کو یقین دلاتی ہے کہ سکھوں کے فرقہ کے ساتھ سرکار کی

ہمدردی اور سکھ دھرم کی امداد کے لئے اس کی خواہش بدستور رہیگی اور ان خلاف قانون کارروائیاں کرنے والے اس طبقہ کی شرارتوں کا اس پر کوئی اثر نہ پڑیگا۔ سول کورٹ سے حکم حاصل کرلئے گئے ہیں جن کی رو سے گورنمنٹ کا دربار صاحب سے تعلق ختم ہوجاتا ہے اور اس کا تمام انتظام سکھوں کے ہاتھ میں دیا جائیگا۔ نیز کوشش کی جارہی ہے جو کہ غالباً جلد ہی کامیاب ہوگی۔ جس سے گوردواروں کی اصلاح کے لئے ایک نیا مسودہ قانون تیار کیا جاویگا۔

مزید گورنمنٹ جہاں کسی بھی جماعت کی طرف سے ارتکاب کردہ خلاف قانون کارروائیوں کو برداشت نہیں کرسکتی۔ وہاں گورنمنٹ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ جہاں تک سکھوں کے دھرم کا تعلق ہے اُن کے معقول مطالبات اور خواہشات کو پورا کیا جائے۔ لاہور ۷ اپریل ۱۹۳۲ء

آر۔ ٹی۔ ہروے
جائنٹ سکرٹری۔ گورنمنٹ پنجاب

نیرنگ خیال

صبح کو دمکتا چمکتا اور درخشاں خورشید نکلا۔ اُس کی آنکھوں کو خیرہ کرنے والی تجلی اُس کی شوکت وسطوت نے مجھے مبہوت بنا دیا۔ لیل البہیم وشبِ غاسق کے جگمگاتے ذرّوں اور ردائے نیل فام اور خنبرۂ دود ناک کے دُرر منثور ومنثور کی نمائش اور مہشید کی افشانیوں کا مچلنا دیکھا تو میں بےچین ہوگیا۔ سمندر کی پُرشور امواج کے مشاہدہ نے دلِ بےقرار میں ایک تلاطم سا پیدا کردیا۔ غرض حیرت واستعجاب کی حالت میں میں نے چاہا کہ قرصِ زرّین اور صباغ الارض کی درخشانی۔ خنگ شب آہنگ کی ضو افشانی۔ عمقِ بحر۔ طارمِ نیلگوں وخیلی حتّی کی رفعت۔ غمام کی رفتار۔ اور سحاب کی حرکت اور ہوا کی وُسعت وفسحت اپنے قلبِ محزوں میں مقیّد کروں۔ لیکن ان سب صور مرئیات کی ناپائیداریوں نے میری آنکھوں کے سامنے سے لاعلمی اور جہالت کا حجاب اور پردہ ہٹاکر مجھے اُس باجبروت خالق بےہمتا اور نادرہ پرداز ابداع و نیرنگ سازِ قدرت کا نظارہ کرادیا کہ جس کی رہینِ منت نشأ تعلق کی تمام موجودات اور نشأہ صُوری کا وجود ہے۔ ہاں اُس کے بےحد رحم وکرم اور بےپایاں محبت اور بیکران اُلفت کے روشن ذرّے میں نے اپنے دامنِ دل میں سمیٹے کہ کس طرح اُس نے اپنے رحم وفضل اور محبت کے تقاضا سے اپنا عدیم النظیر رحم اور پیار خاص وعام بنی آدم پر ظاہر کیا۔ کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا۔ تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ **یسوع المسیح آفتاب صداقت** ہے اور جہان کا نُور ہے۔ پس میں نے اپنے دل کے آئینہ کو تمام دنیوی خواہشات کے گرد وغبار اور ملکاتِ ردیہ سے بتوفیق رُوحِ ایزد متعال پاک ومنزہ کرکے اور اپنی خودی ونخوت کو مار کر اور اپنی خنگ دلی کا اقرار کرکے اسی آفتاب صداقت کے عین روبرو رکھدیا۔ تاکہ اُس کی جگمگا دینے والی روشن کرنیں بے روک ٹوک اور درست طور پر اُس پر پڑسکیں اور کوئی پردہ اور حجاب درمیان میں حائل نہ ہو۔ اس طریق سے میں نے اُس نُورِ ازلی وسرمدی کو اپنے چھوٹے سے دل کے آئینہ میں منعکس کرلیا۔ پس میرا دل اُسی نُورِ ازلی کے پرتو سے جگمگا اُٹھا۔ اب دُنیا کی شکل محو ہوگئی اور دنیا سے دل سرد ہوگیا۔ اب نہ تو مجھے اُس نور کے مقابل دنیا کی کوئی چیز مرغوب ودل پسند ہے اور نہ اُس کی قدر ومنزلت ہے اور نہ خودی وجہالت باقی ہے اور نہ اعمالِ حسنہ کا بیجا اور جھوٹا غرور ہے۔ میں اُس کے نُور سے متجلی ہوکر اُس کا ہمشکل اور ہمصورت بن گیا ہوں۔ اور اُس کا اثر چند روزہ نہیں بلکہ دائمی ہے ؎

اُفتادہ زروئے او در آئینہ دل
عکسے کہ بہیچ وجہ زائل نشود

حشمت اللہ از شملہ۔

مارگزیدہ کا علاج

اخبار ہالہ سے یہ بیان بیکر ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ مارگزیدوں کے علاج کے ایک ماہر نے نیو امپائر میں سانپ کے ڈسنے کی دو نہایت مجرب اور سہل الحصول دوائیں شائع کی ہیں۔ ان میں سے ایک دوا کیلے کے درخت کا پانی ہے۔ سانپ کیلے سے بھاگتا ہے۔ چنانچہ کیلے کے درخت خواہ کتنے ہی گھنی جھاڑیوں کے درمیان ہوں سانپ اُن میں کبھی نہ ہیگا۔ جس وقت کسی شخص کو سانپ کاٹے چاہئے کہ کیلے کے درخت سے تازہ عرق نکالیں اور اس کے دو پیالے مارگزیدہ کو پلادیں۔ یہ علاج تجربے سے ۹۰ فیصدی کامیاب ثابت ہوا ہے۔

دوسری دوا یہ ہے کہ جو لوگ گانجا پیتے ہیں اُن کی چلم کی تہ میں ایک سیاہ ٹکیہ جم جاتی ہے۔ اس ٹکیہ کو پانی ملا کر کسی پتھر پر گھس لینا چاہئے اور اس گہرے اودامی رنگ کے پانی کو مارگزیدہ کے جسم میں داخل کرنا چاہئے۔ سانپ جس وقت چوٹ کرتا ہے تو مقام زخم اور اُس کے پاس نیلا نشان پڑجاتا ہے۔ اس لئے کہ زہر کے اثر سے خون کا رنگ نیلا ہوجاتا ہے۔ چاقو یا نشتر سے زخم سے کچھ اوپر ہٹا کر ہلکا سا شگاف دیکر سرخ خون کی تلاش کرنی چاہئے اور جس جگہ پر بھی سرخ خون نکل آوے اسی شگاف زدہ حصے پر وہی گانجے کا

پانی ڈال دینا چاہیئے۔ مریض اگر بیہوش بھی ہو چکا ہے تو تھوڑی دیر میں ہوش درست ہو جائیگا۔

ڈاکٹر مذکور اپنے تجربے کی بنا پر لکھتے ہیں کہ یہ دوائیں جس قدر جلد استعمال کی جاسکیں اسی قدر اُن کے موثر اور کارگر ہونے کی زیادہ امید ہے۔ کیلے کا تازہ عرق اگرچہ بدمزہ ہوتا ہے۔ لیکن نہایت مجرب علاج ہے۔ اسی طرح گانجے کی ٹہنیوں کا عرق بھی نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔ کئی سال ہوئے اڑیسہ میں ایک عورت کو ایک کالے سانپ نے ڈس لیا وہاں کے ایک شخص کو پورے ڈیڑھ گھنٹے کے بعد خبر ہوئی۔ اُس نے آتے ہی ا رگزیدہ کے زخم کے اردگرد شگاف دینے شروع کئے۔ لیکن سُرخ خون کی چھینٹ بھی نظر نہ آئی۔ رفتہ رفتہ اُس نے تمام اعضا جسم میں تلاشی کی لیکن سر اور کھوپڑی تک خون نیلا پڑ چکا تھا سرخی کا مطلق نشان نہ تھا۔ آخر پپوٹوں کے نیچے خون کی سُرخی نظر آئی اور وہیں معالج نے شگاف دے کر گانجے کا پانی داخل کر دیا۔ عورت اُسوقت بے ہوش اور بے حس پڑی تھی۔ لیکن دو گھنٹے گذرنے کے بعد اُس کے ہوش اور حواس درست ہو گئے۔ اور عورت تندرست ہوگئی۔

پادری بی سی فسک پریچر انچارج
ایم۔ ای مشن۔ ہانسی ضلع حصار۔

سردار کلیان سنگھ کی سرفرازی

ناظرین! آپ کو یہ سُنکر بہت ہی غم پیدا ہوگا کہ سردار صاحب مارٹن پور کو رنج مفارقت دیتے گئے۔ آپ کے والد ماجد موضع پٹیالہ ضلع سیالکوٹ کے باشندے تھے جو باوجوہ ہندو جاٹ تھے اور اُن پر مسیح یسوع کا رحم ہُوا کہ اپنی محبت لازوال سے بہرہ ور فرمایا۔ سردار صاحب کو مارٹن پور میں ایک مربعہ اراضی عطا تھا۔ آپ قریباً چھ سال سے کمال کے زینے پر اوج پذیر ہونے لگے۔ آپ کے دل میں خدا خدا رہتا تھا اور بس۔ آپ کی خدمات معنوی تھیں اگرچہ آپ نہ ایلڈر اور نہ ہی پاسٹر تھے۔ لیکن اُن کے زبردست ممد و معاون تھے۔ غریبوں کی امداد پر فیاضانہ دل رکھتے تھے۔ اُن کے مریضوں کو بالخصوص اپنی گرہ سے دوائی دیتے اور متواتر دکھ درد میں شریک ہوتے تھے۔ طب کے فن میں خاصی دسترس تھی۔ جس طرح آپ کو ہندوستان کی قوموں میں خاصکر پنجاب کی قوموں میں فوقیت قومی تھی میرے خیال میں اس کا خیال تک بھی نہ تھا جیسا کہ اعلیٰ مدارج روحی میں بڑھنے کے لئے قومی امتیاز زبردست روک ہے ویسا ہی قدرت نے اس پرسے عبور کرنے کا مادہ عطا فرمایا تھا۔ واقعی مسیح میں نہ یہودی کوئی چیز ہے نہ یونانی۔ ریاضتِ روحانی کے طریق آپ سے مختص تھے۔ آپ بلاناغہ صبح کے تین بجے کے قریب خداوند میں محو ہوتے اور ریگیا بھیاش یا مراقبہ میں جاتے تھے۔ آپ کی دعاؤں کے جواب درست اور یقینی تھے۔ بندہ اس سے خوب محظوظ تھا۔ آپ کسی کو دشمن نہ خیال کرتے تھے بلکہ جب بیٹھتے مذہبی گفتگو کا تذکرہ ہوتا۔ دل میں جو کچھ ہوتا چہرہ ثابت کرتا۔ باطنی صفائی خداداد تھی۔ نیک کاموں میں دلیرانہ تقلید کرتے۔ اولاد کی تربیت دینیات پر مبنی تھی۔ چنانچہ جب آپ سوگئے پڑے تھے تو دونوں بچے ماں کو یہہ کہتے تھے۔ "بے بے نہ روؤ۔ بھائیا پھر یہاں نہیں آئینگے"!

آپ غریبوں کی مدد کے یہاں تک حامی تھے کہ اُن کی خاطر پلیگ میں بھی گاؤں نہ چھوڑتے تاکہ ان کے جنازے خراب نہ ہوں۔ آپ کو کسی مرض مرض کے مریض سے گھن دنتی۔ چنانچہ آپ سے بھی کسی نے گھن نہیں کی۔ باوجودیکہ آپ پلیگ کی سخت قسم کا شکار ہوئے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ جو دوسروں کا بوجھ اُٹھانے اور اس طرح مسیح کی شریعت پورا کرتے تھے۔ اپنے لئے نہ جیتے۔ بلکہ دوسروں کا خیال دل میں موجزن تھا۔ اُن کا مقولہ تھا کہ وہ کیا جیتے ہیں جو اپنے ہی فکر میں رہتے ہیں؟ آپ کو کمال حاصل ہوا ہی تھا کہ باپ نے جدائی پسند نہ کی۔ کیونکہ انسان جب کامل ہوتا ہے تو اُس کو آسمان کے لائق خیال کیا جاتا ہے۔ چونکہ آپ میں نیک صفات ترقی پا چکی تھیں۔ اس لئے آنکھوں والے تھے اور اندھوں کو راہ دکھاتے تھے۔ مورخہ ٢٧ فروری کو اُن کی قبر پر ہندو مسلمان تک رو رہے تھے خیال کا مقام ہے کہ ایسے سردار کا غم جدائی لواحقین کو کیوں نہ ہو؟ اور کس طرح کم ہو؟ منت ہے کہ آپ لوگ دعا کریں تاکہ مجروحین مرہم اطمینان خدا سے پائیں اور شفا پائیں

آپ کا حقیر خادم۔ الف دین۔ مدرس مارٹن پور۔
ضلع شیخوپورہ

ٹلہ جوگیاں

یہ ایک قابل دید اور مشہور و معروف جگہ ہے۔ جو کہ پہلے ہی کئی صاحبان کو اس جگہ کے قصے کہانیاں یاد ہونگی۔ اب بندہ بھی چشم دید واقع بیان کریگا۔ ضلع جہلم میں یہ ایک بے نظیر جگہ ہے۔ سال میں تین میلے لگتے ہیں اور بموجب سابقہ قصہ کہانیوں کے آپ بھی سادھو دل کے گروہ کے گروہ رہتے ہیں۔ دُور دُور سے لوگ میلہ

دیکھنے آتے ہیں۔ اس جگہ آکر بہیر پرستی بت پرستی کرتے ہیں اور اپنی نذریں دیتے ہیں۔ آج مورخہ ۲۲ فروری کو بزرگ پادری ایچ جے سٹوٹ صاحب بہادر دورہ کرتے کرتے ہنگوئی تشریف لائے اور کیمپ کھڑا کیا ۲۳ فروری کو ہنگوئی میں منادی کا کام خوب زور شور سے کیا گیا۔ پھر رات کو میٹنگ ہوئی اور بذریعہ دعا رائے قائم ہوئی کہ چونکہ صبح ٹلہ جوگیاں میلہ ہے۔ اس لئے وہاں کے لئے مقرر کریں کہ کون کون صاحب جاویں۔ رائے پاس ہوئی کہ ماسٹر نوردین۔ ہیڈ ماسٹر مشن مڈل سکول ہنگوئی۔ پادری ایچ جے سٹوٹ صاحب۔ بابو مصطفے مقرر ہوئے۔ ۲۴ فروری کو وہاں گئے اور منادی کی گئی۔ کتب مقدسہ فروخت کی گئیں۔ وہاں جانے سے معلوم ہوا کہ فصل نوبیت ہے۔ لیکن مزدوروں کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے میں التجا کرتا ہوں کہ تمام مسیحی برادر دعا کریں کہ خداوند اپنے کسی کارندے کو وہاں چھوڑ دیوے۔

۳ مارچ کو مشن مڈل سکول ہنگوئی میں جلسہ کیا گیا مندرجہ ذیل اصحاب۔ ہیڈ ماسٹر صاحب مشن مڈل سکول ہنگوئی اور ان کا سٹاف۔ پرائمری سکول طور کا ہیڈ ماسٹر و سٹاف۔ راجہ صاحب راجہ فیروز خاں سکنہ ہنگوئی۔ راجہ صاحب راجہ محمد یوسف خاں سکنہ ملو۔ نمبردار صاحب راجہ شادمان خاں سکنہ ہنگوئی و دیگر شہری اصحاب موجود تھے۔

کارروائی جلسہ۔ یہ جلسہ سکول کے حاطہ میں ہوا۔ پہلے ہیڈ ماسٹر صاحب نے سرکاری راج کی برکتیں بیان کیں۔ پھر کتب مقدسہ میں سے پڑھ کر لوگوں کے سامنے بیان کیا۔ آخر میں تمام صاحبان نے کھڑے ہو کر اپنے آپ کو دعا میں لگایا۔ اور ہیڈ ماسٹر صاحب نے شہزادہ صاحب۔ اصحاب مجلس دیگر اصحابوں دنیا کی بہتری کے لئے دعا کی۔ پھر سب اصحاب و لڑکوں کو مٹھائی دی گئی۔ آتشبازی چھوڑی گئی۔ حاضرین جلسہ کی تعداد قریباً چار سو پچاس کے تھی۔ بعد میں دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

مسیحی خادم۔ نورالدین ہیڈ ٹیچر پرائمری سکول طور۔ ڈاکخانہ ہنگوئی۔ ضلع جہلم۔

چھپی تھی رحمت پروردگار ہولی میں

کل وارث روڈ (لاہور) پر میں جا رہا تھا کہ اتفاقاً ایک شخص شراب سے مخمور میرے پاس سے گذرا۔ اس کے کپڑوں پر سُرخ اور سبز رنگ کے نہایت بدنما بڑے بڑے داغ تھے جو ہولی کھیل کر آ رہا تھا۔ اُسے دیکھ کر بے ساختہ میری زبان سے یہ شعر جو میں نے اخبار عام میں پڑھا تھا نکلا ع:-

چھپی تھی رحمت پروردگار ہولی میں

شعر پڑھتے ہی میں نے اُس شرابی سے کہا کہ یہ پروردگار کی رحمت کہاں سے حاصل ہوئی؟ تو کہتے ہیں کہ ابھی کل تک ٹھیکہ پر خوب رحمت فروخت ہوگی۔ میں نے کہا کیا خوب

رحمت یار خدا اُوڑھانپ لے پردہ تیرا

لطف یہ ہے کہ سارے مُلک میں شراب کے استعمال پر سختی سے جنگ جاری ہے اور سینکڑوں اس کے طفیل سے جیلخانوں میں پڑے ہیں مگر پینے والے کیوں ٹلتے ہیں۔ وہ ہولی پر خموں خم لُڑھا رہے ہیں۔

راقم:-

عبدالغنی خوشنویس نورافشاں

غریب مسیحی اَور مربعے

ناظرین! بندہ نے ۱۷ فروری کے پرچہ نورافشاں میں ایک مضمون بعنوان "غریب مسیحی اور مربعے" پڑھا جس سے معلوم ہوا کہ پادری اے۔ ڈی جڈ صاحب نے بغیر کسی خاص جگہ سے دریافت کرنے کے مضمون دیا اور رائے بھی دیسی ہی لی۔ ناظرین اگر آپ کا ایمان خداوند مسیح پر ہے تو آپ کو یقین کرنا چاہیئے کہ وہ ضرور اپنے بندوں کو غلامی سے نکالیگا۔ یہ بھی کوئی بات ہے کہ آپ تو آزاد ہو اور بیٹے غلامی میں پڑے رہیں۔ خیر پادری صاحب نے جو کچھ کیا ٹھیک کیا۔ بندہ کو بھی موقع ہاتھ آیا کہ اصل بھید کا سب کو سراغ دے۔ تاکہ جو کم ایمان ہیں اُن کا ایمان مضبوط ہو جائے ؎

بدریا در منافع بیشمار است
وگر خواہی سلامت بر کنار است

جب تک انسان خطرے میں نہ پڑے کبھی فائدہ نہیں اُٹھاتا۔ یہاں پر تو صرف ہمیں ایمان کی ضرورت ہے۔ خدا ناممکن کو ممکن کر دیگا۔ اس کے آگے کوئی بات ناممکن نہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اُس نے ہم میں سے ایک موسلے پیدا کیا۔ اب اُس کے حضور میں دست بستہ دعا ہے کہ وہ اس کی مدد کے واسطے ہارون وغیرہ بھی پیدا کرے۔ تاکہ وہ اُس رب الافواج کی مدد سے ہمیں غلامی کے بند سے چھڑائیں۔

بندہ یہ چند سطور اس واسطے درج کر رہا ہے کہ لوگ کہیں جھوٹی افواہوں اور دھوکے بازیوں کی ہتھکڑیوں میں دست بستہ نہ ہوں بندہ پادری دلیم صاحب کو اچھی طرح سے جانتا ہے اور گواہ ہے

گفت وشنید بھی ہوتی ہے سو آؤ ہم اتفاق کریں اور اُس کا ساتھ دیں جس کو خدا نے آگے چلنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ اس کام میں تکلیفیں تو ضرور ہیں۔ لیکن ہم کوشش کریں کہ اسرائیل کی طرح کبھی نہ بڑبڑائیں۔ بندہ اس مضمون کو طول دینا نہیں چاہتا۔ سو امید ہے کہ ناظرین کو اشارہ ہی کافی ہے۔

تابعدار۔ بی۔ ایم۔ بساول سٹوڈنٹ
بی۔ اے کلاس ایف۔ سی کالج لاہور۔

۵۰ مال گاڑیوں کے قفل توڑے گئے

ایسٹ انڈین ریلوے سٹرائیک

ایسٹ انڈین ریلوے سٹرائیک میں مجموعی طور پر کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ حال ہی میں ایجنٹ نے جو اعلان شائع کیا تھا اُس کا اتنا اثر ضرور ہوا ہے کہ ضلع گیا کے ریلوے سٹاف کے اکثر ملازمین نے کام پر واپس آنا شروع کر دیا ہے اسنسول کے سٹیشن پر جمعہ کی رات کو ۵۰ مال گاڑیوں کے قفل توڑ دیئے گئے ہیں اور اُن میں سے مال وغیرہ اُڑا لیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں پولیس نے ۳ اشخاص کو گرفتار کیا ہے کوئلہ کے انتقال کے متعلق روز افزوں ترقی ہو رہی ہے (اخبار عام)

امرتسر میں ایک مندر کیلئے جھگڑا

امرتسر میں ہاتھی دروازہ کے باہر ہندوؤں نے درگیانہ تالاب کا پانی نکال کر ایک مندر بنانے کی تجویز کی تھی۔ اور اس لئے اُنہوں نے تالاب کے شمالی ساحل کے ایک مکان کو گرا دیا جس میں چند بیراگی سادھو رہتے تھے اُن کا بیان تھا کہ مکان اس لئے منہدم کیا گیا تھا کہ پرکرما کو فراخ کرنا تھا۔ جو سادھو اس میں رہتے تھے وہ شہر میں شکارپوریوں کے پاس گئے۔ پولیس سے مدد طلب کی گئی۔ مگر اُس کے آنے تک مکان منہدم کیا گیا اب درگیانہ کمیٹی کے ممبروں کے خلاف زیر دفعہ ۱۴۵ ضابطہ فوجداری استغاثہ دائر کیا گیا ہے۔ (〃)

وراٹ پریس سے طلبی ضمانت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گوجرانوالہ نے لالہ بانکے دیال کے وراٹ پریس سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت اس بنا پر طلب کی ہے کہ اخبار وراٹ کے چند قریبی پرچوں میں حد اعتدال سے بڑھے ہوئے مضامین شائع ہوئے ہیں کہ جو عوام کو قانونی انتظام میں مداخلت اور خلاف ورزی قانون کا اشتعال دیتے ہیں مثلاً ۱۲ دسمبر ۱۹۲۱ء کے پرچے میں ایک مضمون "گوجرانوالہ میں سول نافرمانی" کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں سول نافرمانی کی علانیہ حمایت کی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے لالہ بانکے دیال کو یہ اطلاع دی ہے کہ اگر اُنہوں نے اس حکم کے بموجب ضمانت داخل نہ کی اور مطبع چلایا تو حسب ضابطہ مقدمہ چلایا جائیگا جس کے سلسلہ میں دو سال قید یا پانچ ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں دیجا سکتی ہیں۔

لالہ بانکے دیال کا جواب

مذکورہ بالا نوٹس کے جواب میں لالہ بانکے دیال نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو لکھا ہے کہ میں پریس ایکٹ کی رو سے دس یوم کی مہلت سے ضرور فائدہ اُٹھاؤنگا اور پریس کے کام کو جاری رکھوں گا۔ ہاں اگر ۱۶ مارچ تک ایک ہزار روپیہ کی ضمانت داخل نہ کر سکا تو کام بند کر دونگا۔ لالہ بانکے دیال نے اطلاع دی ہے کہ اُنہوں نے تا حال فیصلہ نہیں کیا کہ وہ ضمانت داخل کرینگے یا نہیں (〃)

شہزادہ ویلز تیسرے درجہ کی گاڑی میں

معلوم ہوا ہے کہ اثنائے قیام لاہور میں جب شہزادہ ویلز کیرج اور ویگن ڈیپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے تو تھرڈ کلاس کی ایک گاڑی میں جو بنائی جا رہی تھی چڑھ گئے اور سپرنٹنڈنٹ سے پوچھا کہ تیسرے درجہ کے مسافروں کا کیا انتظام کیا جاتا ہے۔ شہزادہ کی اس مہربانی پر لوگ بہت حیران ہوئے اور انہیں محسوس ہونے لگا کہ شہزادہ کو مسافروں کے آرام کا کس قدر خیال ہے۔ یہ معلوم نہیں ہوا کہ سپرنٹنڈنٹ نے تیسرے درجہ کے مسافروں کے آرام کی فہرست میں کیا کیا باتیں گنوا دیں۔ بہرحال خوب ہوتا اگر کسی طرح شہزادہ موصوف کو مین لائن کی کسی ٹرین پر تیسرے درجہ کے مسافروں کی کوئی بھری ہوئی گاڑی دکھائی جا سکتی (〃)

مصنوعی پری جو گاتی اور بجاتی ہے

شہر فرانسسکو (امریکہ) کے رہنے والے ڈاکٹر نکس نے ایک عجیب مصنوعی پری ایجاد کی ہے۔ اُن کا قول ہے کہ وہ پری سب کچھ کر سکتی ہے۔ صرف بول نہیں سکتی۔ ڈاکٹر صاحب نے بلوچی عورتوں کی طرح اُس کی شکل سجائی ہے اور بہشت کی پریوں کی طرح سے کپڑے پہنائے ہیں اس عجیب پری کے جسم میں لکڑی اور لوہے کی تقریباً چار سو کلیں بھری ہوئی ہیں۔ وہ باجا بہت اچھا بجاتی ہے۔ وہ بھی ایک راگ

نہیں ۴۲ راگنیاں نکالتی ہے۔ اُس کو دور سے دیکھ کر کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ وہ لوہے کی بنی ہوئی پتلی ہے (رر)

شہزادہ ویلز کی موٹر میں چٹھی!!

شہزادہ ویلز کے لاہور میں قیام پذیر ہونے کے دوران میں شہر میں ایک عجیب و غریب افواہ اڑی تھی مگر اس وقت اسباب پر کوئی کان نہیں دھرتا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جس وقت شہزادہ موصوف شاہی میلہ سے واپس اپنی قیام گاہ کو تشریف لے جا رہے تھے۔ تو اُن کی موٹر میں کسی شخص نے ایک خط پھینک دیا۔ اور خط پھینکنے والے کو فوراً گرفتار کر لیا۔ اب ہمیں اس خط پھینکنے والے صاحب کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ اُس نے لاہور میں شہزادہ ویلز کی آمد کے موقعہ پر اپنے دلی جذبات کا اظہار کرنے کا طریقہ یہ نکالا کہ ایک کاغذ پر ایک عرضداشت ٹائپ کروائی جس میں مرقوم تھا کہ آپ ہندوستان کے بادشاہ ہیں اور بادشاہ ہونے کی حیثیت سے میں آپ سے توقع کرتا ہوں کہ ازرہ مہربانی ہندوستانیوں کے مطالبات کو پورا کر کے انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کرینگے۔ چنانچہ جس وقت شہزادہ صاحب موصوف موٹر پر سوار شاہی میلہ سے واپس اپنی قیامگاہ کی طرف جانے کے لئے تیار ہوئے تو میں دور سے موٹر آتی ہوئی دیکھ کر لال رنگ کی جھنڈی ہاتھ میں لئے ہوئے اُس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ پولیس کے آدمیوں نے مجھے ڈرایا دھمکایا اور مجھے مارا پیٹا بھی مگر میں اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ لال جھنڈی دیکھکر موٹر ٹھہرائی گئی میں نے قریب پہنچکر جھک کر سلام کیا اور شہزادہ صاحب کے ہاتھ میں ٹائپ شدہ چٹھی دیدی۔ شہزادہ صاحب نے چٹھی پڑھکر جیب میں ڈال لی اور موٹر چلنے کا حکم دیا۔ موٹر دس بیس قدم آگے گئی ہوگی کہ کپتان پولیس کے ایما پر مجھے گرفتار کر لیا گیا اور سولکھا تھانہ میں رکھا۔ میرا مقدمہ عدالت میں پیش ہوا۔ جہاں سے مجھے رہا کر دیا گیا۔

(سلطان محمد ولد حیات محمد قوم جنجوعہ ساکن میلاں علی تحصیل خانقاہ ڈوگراں۔ ضلع شیخوپورہ) (رر)

ایشیا

لندن ۷ مارچ کی خبر ہے کہ مشرق قریبہ کانفرنس ۲۲ مارچ کے روز پیرس میں فراہم ہوگی کمال پاشا کی مشن سے امید ہے کہ وہ پیشتر لندن ہوکر پیرس کو جائیگی۔

دہلی ۹ مارچ کی خبر ہے کہ مالابار میں اب تک لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کی ضرورت ہے ہمیشہ وہاں فوجی قیام کی ضرورت دکھائی گئی ہے۔

ای۔ آئی۔ ریلوے سٹرائک ترقی پر ہے۔ ہوڑہ تک یہ بلا پہنچ گئی ہے۔ گیا میں ۷ مارچ سے کچھ لوگ کام پر آنے لگے ہیں۔ ۹ مارچ کے روز مسٹر اینڈ روز ایجنٹ سے ملنے کو گئے ہیں نتیجہ ابھی نامعلوم ہے۔

دہلی ۷ مارچ۔ امپیریل بجٹ پر گفتگو جو ہوئی اس کے جواب میں سپاہ سالار افواج ہند نے صفائی سے ارشاد فرمایا کہ خرچ وغیرہ کی تخفیف کے لئے ہندوستان کی فوج ہرگز کم نہ کی جائیگی

لندن ۷ مارچ کی خبر ہے کہ ہانگ کانگ کے سٹرائکرس وہاں کی ہندوستانی فوج سے جا لڑے۔ چار گولی سے تین آدمی مرے اور کئی ایک زخمی ہوئے۔

پشاور ۷ مارچ کی خبر ہے کہ ایچ۔ آر ایچ پرنس آف ویلز وہاں پہنچگئے ہیں۔

مدراس ۶ مارچ کی خبر ہے کہ ضلع گنتور سے فروری کی ۲۷ تاریخ تک ۳۶½ لاکھ روپیہ ۴۸⅓ لاکھ روپیہ سالانہ مالیہ اراضی میں سے وصول کیا ہے۔ باقی کی وصول کی امید ۱۰ مارچ تک کی گئی ہے۔

جو مہم ایورسٹ پہاڑ کو اس سال جانیوالی تیاریوں میں مصروف ہے۔ ڈاکٹر بیرون کلکتہ پہنچ گئے ہیں۔

کوئمبتور ۲۶ مارچ کی خبر ہے کہ وہاں ۱۷ موپلوں کو پھانسی دیگئی۔

لندن ۹ مارچ کی خبر ہے کہ مسٹر مانٹیگو وزیر ہند عہدہ وزارت سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

لندن ۸ مارچ کی خبر ہے کہ یونان نے ٹرکی سے پھر جنگ شروع کر دیا ہے۔

لاہور ۹ مارچ کی خبر ہے کہ لالہ لاجپت رائے کو دو سال کی قید کی سزا ملی ہے۔

بمبئی ۱۱ مارچ کی خبر ہے کہ مسٹر گاندھی ۱۰ مارچ کے روز احمد آباد میں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

مسٹر مانٹیگو کے مستعفی ہونے کی خبر سنکر بنگال کونسل کے بہت سے ہندوستانی ممبرن رنج اور افسوس کے اظہار میں کونسل سے اُٹھکر چلے گئے۔

بمبئی ۱۰ مارچ کی خبر ہے کہ مسٹر مانٹیگو کے استعفا کی خبر سے اہل بمبئی متحیر ہیں۔ مدراس اور الہ آباد کا بھی ایسا ہی حال بیان ہوا ہے۔

ممکن ہے کہ ہندوستان اپنے ہر دلعزیز رہنما کے مستعفی ہونیکا افسوس کرے۔

لنڈن ۹ و ۱۰ مارچ کی خبروں سے کچھ معاملات کی بابت فکرمندی کے اظہار آئے ہیں ایک طرف تو مسٹر مانٹیگو کے قائم مقام کی بابت دوسری طرف لارڈ ریڈنگ کی بابت مختلف خبریں آئی ہیں۔

خیال ہو رہا ہے کہ شاید لارڈ ریڈنگ کو بھی استعفا دینا پڑے۔

یورپ

لنڈن ۸ مارچ کی خبر ہے کہ آئرلینڈ میں اب تک کامل امن نہیں ہوا۔ مار دھاڑ ہو ہی جاتی ہے۔

برلن ۷ مارچ کی خبر ہے کہ جرمنی تاوان جنگ کی ادائیگی کے لئے قرض کا متلاشی ہے۔

پی۔ آئی سٹیمر وزن ۸۹۶۳ ٹن کو آگ لگ گئی۔ اس پر ۲۰۰ مسافر خطرے میں پڑ گئے ہیں۔

لنڈن ۷ مارچ کی خبر ہے کہ جو روسی یورپ میں پناہ لے چکے ہیں وہ اب تک ایک لاحل مشکل بن رہے ہیں۔ اُن کی بہتری کی تجاویز بھی کی جا رہی ہیں۔

لنڈن ۷ مارچ کی خبر ہے کہ جہاز سازوں اور انجنیرس نے مزدوری کی کمی پر سٹرائک کرنے کی ٹھانی ہے۔

لنڈن ۸ مارچ کی خبر ہے کہ مسٹر لائیڈ جارج مستعفی نہیں ہونگے۔ آپ کے استعفا کی خبر نے جرمنی اور فرانس میں سخت پریشانی پیدا کی تھی۔

لنڈن ۷ مارچ کی خبر ہے کہ ٹوٹوں کے کارخانہ میں ایک افسوسناک تصادم واقع ہوا جس سے ۷ لڑکیاں مریں اور ۱۶ مہلک طور سے زخمی ہوئیں۔

روم ۷ مارچ کی خبر ہے کہ فیوم میں سخت بغاوت پھوٹ نکلی تھی۔ جواب بالکل تابع کر لی گئی ہے۔ کوئی مزاحمت نہیں رہی۔

لنڈن ۷ مارچ کی خبر ہے کہ آلسٹر میں اور لڑائی ہوئی ہے مسٹر گریفیتھ بے مقدور ہے۔

لنڈن ۷ مارچ کی خبر ہے کہ صیغہ تجارت صرف ماہ جنوری کے اندر وہاں ۱۶۰ آدمی ناکام ہوئے ہیں۔

لورنکو مارکوئس ۵ مارچ کی خبر ہے کہ چند پورٹ کو طوفان نے بالکل صاف کر ڈالا تمام عمارت بیرا اور کولیمین کے درمیان کے فنا کر ڈالے اور بہت سی چھوٹی کشتیاں غرقاب ہو گئیں۔ کل نقصان جانوں کا شمار ۸ یورپین اور ۴۰ دیسیز کا بیان ہوا ہے۔ مال کا نقصان بہت ہوا ہے۔

بولوں ۱۰ مارچ کی خبر ہے کہ انگریزی خیمہ گاہ سخت (ایکسپلوجن) دھماکا ہوا جس سے ۷ آدمی مرے اور بہت سے زخمی ہوئے۔

افریقہ

جوہانسبرگ ۸ مارچ کی خبر ہے کہ کئی ہفتوں کی کشمکس کے بعد آخرکار وسیع پیمانہ پر سونے کی کانوں میں سٹرائک ہو ہی گیا۔ جس سے جوہانسبرگ میں عجیب بے چینی کا اظہار تھا۔

سٹرائکرس کی مسلح پولس سے بھی نوک جھوک ہوئی ۹۰۰۰ ہزار انجنیر اور ۸۵۰۰ بلڈرس کام سے دست بردار ہیں۔ کئی جگہ سٹرائکرس کی پولیس سے مٹھ بھیڑ ہوئی۔ حالت خراب ہے۔

لنڈن ۸ مارچ کی خبر ہے کہ مصری جلاوطن جہاں قید رکھے گئے ہیں وہاں کے گورنر کو مطلع کیا گیا ہے کہ تمام جلاوطن خاندانی لوگ ہیں زغلول پاشا عمر رسیدہ شخص بھی ہے اُن کی رہایش وغیرہ کا بہتر انتظام ہونا چاہئے۔

جوہانسبرگ ۹ مارچ کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ سٹرائک نے خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ اگرچہ وہ ایک محدود جگہ میں ہے اور ترقی کی کم امید کی جاتی ہے۔ لیکن پولیس کے اجتماع کو دیکھ کر لوگوں میں جو کانوں میں بستے ہیں بے چینی بڑھ رہی ہے۔ کچھ آدمی کام کر رہے ہیں پر دو زیادہ کانوں کے کارندوں نے کام چھوڑ دیا ہے۔ ریلوے کے حصوں کے اڑانے کی وارداتیں زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ گولیوں تک کی نوبت پہنچ گئی ہے۔ سٹرائکرس غریب دیسی لوگوں پر جا پڑے ہیں۔ اُن کے ۷ آدمی مار ڈالے اور ۱۹ زخمی کر دیئے ہیں۔ وہاں کی حالت سخت خراب ہے۔

جوہانسبرگ ۱۰ مارچ کی خبروں سے سٹرائکرس کی حالت پہلے سے بہت زیادہ ہے۔ اب تو کھلم کھلا مسلح پولیس سے لڑ رہے ہیں۔

ہوتا ہے۔ مرگی کی بیماری لاعلاج نہیں۔ ہماری یہ بیماری بھی علاج پذیر ہے۔ اس کا علاج صرف روحانی بیداری ہے اور یہ خدا کی روح کا کام ہے۔ کیونکہ (ذکریاہ ۴:۶) نہ تو زور سے اور نہ طاقت سے بلکہ میری روح سے رب الافواج فرماتا ہے۔

ہمارا خداوند بھی فرماتا ہے کہ (لوقا ۱۱:۱۳) پس جبکہ تم بُرے ہوکر اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینی جانتے ہو تو تمہارا آسمانی باپ اپنے مانگنے والوں کو روح القدس نہ دیگا؟ یہ تو بالکل راست و برحق ہے کہ ہر ایک مسیحی میں روح القدس ہے۔ کیونکہ بغیر روح القدس کے کوئی مسیح کو خداوند کہہ نہیں سکتا۔ مگر اکثر دفعہ ہم اس روح کو کام میں نہیں لاتے۔ اس کو کام کرنے نہیں دیتے ہم کو پاک روح کی معموری کی ضرورت ہے۔ کیا ہم اپنے دلوں میں اس خواہش کو بڑے زور سے محسوس نہیں کرتے کہ (اعمال ۳:۱۹) خدا کی طرف سے تازگی بخش ایام آویں۔ کیا ہمارے چہرے آسمان کو ظاہر کرتے ہیں آسمانی جلال کا حسن ہمارے چہروں سے اسقدر آشکارا ہے کہ لوگوں کے دل اس آسمانی حسن کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ کیا ہم نے اس صورت کے اوپر خودی خودغرضی قومی غرور کا رنگ تو نہیں پھیر دیا کہ بجائے رغبت کے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ آسمانی صورت میں ایک کشش ہوتی ہے۔ جس کو کشش مقناطیسی کہتے ہیں۔ جیسے سورج میں کہ ہر شے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ ویسے ہی ہمارے چہروں سے ایک روحانی کشش مقناطیسی پیدا ہونی چاہیئے۔ کہ لوگ مسیح کی طرف کھنچے آویں۔ میں نے ایک آدمی کی نسبت پڑھا وہ پاک روح سے ایسا معمور تھا کہ جدھر سے وہ گذرتا تھا لوگ اس کی طرف ایسے کھنچے جاتے کہ فوراً اپنے گناہوں سے قائل ہوتے

کیا ہمارے دل میں ایسی خواہش نہیں پیدا ہوتی؟ پس دعا مانگیں اور وعدہ کریں کہ ہم دعا مانگیں گے اور مانگتے رہینگے جبتک کہ کلیسیا کے درمیان روحانی بیداری پیدا نہ ہو۔

خداوند تو چاہتا ہے کہ ہم روح سے معمور ہوں اور ہماری اندرونی روحانی بیداری پیدا ہو۔ مگر ہم بھی تو چاہیں۔ بہت لوگوں میں یہ خواہش پیدا ہو رہی ہے۔ اور دعا میں مشغول ہو گئے ہیں۔ پیارے ناظرین آؤ ہم بھی اُن کیساتھ شریک ہوویں۔

آجکل ان باتوں کا چرچا ہو رہا ہے کہ کلیسیا اور مشن کا آپس میں کیا تعلق ہے اور کیا ہونا چاہیئے۔ مشنریوں کا سلوک مسیحیوں سے کیسا ہے اور کیسا ہونا چاہیئے۔ وہ کونسا طریقہ ہے جس سے ہندوستانی اپنے حقوق حاصل کریں۔ یہ بہت ضروری باتیں ہیں۔ ایسی باتوں کا چرچا ہونا ضروری ہے۔ لیکن ان کے حصول کا طریقہ صرف ایک ہی ہے اور وہ روحانی بیداری ہے۔ جب یہ حالت ہوگی تو ہر ایک ہم میں سے محبت۔ صبر اور تحمل سے اس قدر معمور ہوگا کہ عزت کی راہ سے ایک دوسرے کو بہتر سمجھیگا۔

اس کے واسطے دعا کرو کہ اُس کا جلال ظاہر ہو کہ وہ اپنی کلیسیا میں اپنے دکھوں کا حاصل دیکھ کر سیر ہووے۔

راقمہ۔ اے۔ ایل۔ کالینڈ۔ از سرگودھا۔

ضرورت

اے۔ پی مشن چرچ فتحگڈہ (یو۔پی) کیلئے ایک پاسبان کی ضرورت ہے جسے زیادہ سے زیادہ مبلغ ۷۵ روپیہ ماہوار تنخواہ اور رہائش کیلئے مکان ملیگا جسکے استعمال کیلئے ایک بائیسکل بھی ہوگی۔ امیدوار انکو چاہیئے کہ معہ اسناد نقول پتہ ذیل پر درخواست کریں۔ پی سیاڈل۔ اے پی مشن فتحگڈہ (یوپی)

سہارنپور کنونشن

۵ لغایت ۱۰ اپریل ۱۹۲۲ء

تاریخیں مندرجہ بالا ہیں۔ برائے مہربانی نوٹ کر لیجیئے۔ کیا آپ دعا کر رہے ہیں کہ کنونیشن برکت کا باعث ہووے۔ کیا آپ آنے کا انتظام کر رہے ہیں؟ کیا آپ اوروں کو لانے کی کوشش کر رہے ہیں؟ امید ہے کہ تینوں سوالوں کا جواب "ہاں" ہوگا۔

امرداس۔ کنونیشن سکریٹری۔

ضرورت

ایک ایسی ہندوستانی مسیحی ہوس کیپر کی جو ایک شریف خاندان کے لئے انتظام خانہ داری کو ٹھیک رکھنے کے لائق ہو ضرورت ہے۔ تنخواہ پندرہ روپیہ ہوار علاوہ خوراک و مکان ملیگی اور نیز دو بچوں کو ابتدائی تعلیم بھی دینی ہوگی۔ درخواستیں بجے غ معرفت اڈیٹر صاحب نورافشاں آنی چاہیئیں۔

اشتہار

نورافشاں کے قارئین کو واضح ہو کہ بریلی کونفرنس مورخہ ۲۳ مارچ ماہ حال سے ۲۷ مارچ تک ہوگی جو صاحبان وہاں تشریف لے جانے والے ہیں وہ منتظم کمیٹی کو اطلاع دیں۔ ہر ایک مسیحی جو جہاں پہنچ سکتا ہے پہنچنے کی کوشش فرمائے۔ جو نہیں جا سکتے دعا کریں کہ وہاں جانے والے خدا سے روحانی برکتیں پائیں۔

المشتہر:۔ مارس فلپ پیٹی سکرٹری بریلی کونفرنس۔ ایم۔ ای۔ مشن۔

اُستادوں کی ضرورت ۳/۲

سی۔ایم۔ایس مڈل سکول فتح گڈھ ضلع گورداسپور کے لئے دو مسیحی ٹیچروں کی ضرورت ہے۔ایک ایس وی اور ایک جے۔وی تنخواہ بموجب مشن گریڈ اور سالانہ ترقی دی جائیگی۔درخواستیں معہ نقول اسناد ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا کے پاس فوراً پہنچنی چاہئیں یکم اپریل ۱۹۲۲ء کو سکول میں حاضر ہونا پڑیگا۔

المشتہر۔ ہیڈ ماسٹر صاحب مشن سکول فتحگڈھ ضلع گورداسپور

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا ذیل کے پتہ پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتـــــــــــہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور سولہویں تاریخ کو بزبان انگریزی اور رومن اور رومن الہ آباد سے شائع ہوتے ہیں اس میں کلیسائی خبریں اور کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں۔سالانہ چندہ حسب تنخواہ خریداران ایک روپیہ سے تین روپیہ تک ہے۔نمونے کا پرچہ سی ایچ ہیڈی بی۔ایس سی ایڈیٹر و مینیجر مخزن مسیحی فتحگڈھ یو۔پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

کرسچن بک سٹور لودیانہ

اُردو کی پہلی کتاب	۲ر	رومن پنجابی پرائمر	ار
" دوسری	۳ر	تیوہار۔اسلام میں مسیح	ار
صحت جسمی بہتر تحفہ	۲ر	ینابیع الاسلام	۳ر
مسئلہ التعلق	۲ر	صراط المستقیم ۲ر ویدوں کی اصل	۳ر دو سوال ۳ر

مینجر کرسچن بک سٹور لودیانہ۔

دستور العمل نور افشاں

سالانہ قیمت۔ہندوستان کے حدود کے اندر ۔۔۔ ۳ر

غیر ممالک سے ۔۔۔ للعہ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاتی ہے۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا ⅛ حصہ	معہ	عہ	عہ
چوتھائی کالم	عہ	عہ	للعہ
نصف کالم	عہ	للعہ	سعہ
پورا کالم	للعہ	سعہ	ما
پورا صفحہ	ما	اصہ	سما

سہ ماہ سے کم عرصے کے لئے ہر ایک اندراج فی سطر ۲ر لیکن کسی اشتہار کے لئے ۲ روپیہ سے کم نہ لیا جائیگا۔

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودھیانہ

۱۸۷۵ء سے قائم ہے۔

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے پہلی اپریل ۱۹۱۳ء سے تین جماعتیں لوئر پرائمری کی ایک امریکن خاتون کی زیرنگرانی کر دی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

حصہ ہائی کے طالب علم برائے حصول تعلیم سٹی مشن ہائی سکول میں داخل ہوتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری فی طالب علم چھ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔

کلاس فیس سرکاری شرح ہے۔متفرق خرچ اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم اور کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔علاوہ ازیں جز کشا عہ سے لعہ تک کر دکونل عہ سے عہ تک مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مژدہ

مینجر نور افشاں کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار نور افشاں بناکر اس کا پتہ مینجر کے دفتر میں بھیجدیوے اور اُن کے نام نور افشاں کم از کم ایک سال کے لئے جاری کرا دیوے تو ایسے خریدار کو ایک ماہ مفت اخبار دیا جائیگا۔

مینجر نور افشاں

پادری ڈبلیو بے کلارک صاحب ایم اے مینجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا